بسم اللہ الرحمن الرحیم

عام مسلمان اور سید کو گالی دینے کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہمارے علاقے میں لڑائی جھگڑے کے دوران عموماً لوگ ایک دوسرے کو گالیاں دیتے ہیں، ہمارے علاقے میں سادات بھی کافی زیادہ ہیں، ان کے ساتھ بھی اگر کسی کی لڑائی جھگڑا ہوتا ہے تو بسا اوقات ان کو بھی گالیاں دے دیتے ہیں، آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں ارشاد فرمائیں کہ کسی عام مسلمان کو اور سید کو گالی دینے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب

کسی عام مسلمان کو بغیر اذن شرعی کے گالی دینا گناہ کبیرہ، سخت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، حدیث شریف میں تو مسلمان کو ناحق گالی دینے والے کو فاسق اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والا کہا گیا ہے۔ اور سادات کرام کو جب اللہ تعالیٰ نے ان کے نسب کی وجہ سے اعزاز وامتیاز بخشا ہے تو ان کا عام مسلمانوں سے زیادہ اکرام لازم ہے، ان کو گالی دینا، گناہ کو مزید بڑھانے کا باعث ہے۔ جس شخص نے بھی کسی عام مسلمان کو یا کسی سیدزادے کو کبھی گالی دی، ایسے شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنے اس گالی دینے والے گناہ سے توبہ واستغفار کرے اور جس جس کو گالیاں دی ہیں ان سے معافی بھی مانگے، اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی توبہ واستغفار کرے، ورنہ حقوق العباد اور حقوق اللہ میں گرفتار اور مستحق عذاب نار ہوگا۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سباب المسلم فسوق“ مسلمان کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے۔

اس حدیث کے تحت علامہ نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”وأما معنی الحدیث فسب المسلم بغیر حق حرام باجماع الأمۃ و فاعلہ فاسق کما أخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان کو بغیر کسی حق کے گالی دینا حرام ہے اس پر امت کا اجماع ہے اور اس کا فاعل فاسق ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی۔ (مسلم شریف مع شرح النووی، ج 1، ص 58، مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”کسی مسلمان کو بلاوجہ شرعی ایذا دینا حرام ہے اور گالی دینا سخت حرام ہے اور بعض گالیاں تو کسی وقت حلال نہیں ہو سکتیں اور ان کے دینے والا سخت فاسق اور سلطنت اسلامیہ میں اسی

(80) کوڑوں کا مستحق ہوتا ہے ان سے ہلکی گالی بھی بلاوجہ شرعی حرام ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 6، ص 538، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "کسی مسلمان جاہل کو بھی بے اذن شرعی گالی دینا حرام قطعی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "سباب المسلم کالمشرف علی الھلکۃ" مسلمان کو گالی دینے والا اس شخص کی مانند ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "من اٰذی مسلما فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی اللہ" **جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔"** (فتاوی رضویہ، ج 21، ص 127، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ایک اور مقام پر علماء و سادات کرام کے بارے میں فرماتے ہیں: **"علماء سادات کو رب العزۃ عزوجل نے اعزاز و امتیاز بخشا تو ان کا عام مسلمانوں سے زیادہ اکرام امر شرع کا امتثال اور صاحب حق کو اس کے حق کا ایفا ہے۔** قال اللہ تعالیٰ: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ **اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو فرما کیا برابر ہو جائیں گے عالم اور جاہل۔"**

جب اللہ جل وعلا ہی نے علماء و جہلا کو برابر نہ رکھا تو مسلمانوں پر بھی ان کا امتیاز لازم، اسی باب سے ہے، علمائے دین کو مجالس میں صدر مقام و مسند اکرام پر جگہ دینا کہ سلفاً و خلفاً شائع و ذائع اور شرعاً و عرفاً مندوب و مطلوب۔ ام المؤمنین صدیقہ صلی اللہ تعالیٰ علی بعلہا الکریم وعلیہا وسلم کی خدمت اقدس میں ایک سائل کا گزر ہوا، اسے ایک ٹکڑا عطا فرما دیا، ایک شخص خوش لباس شاندار گزرا، اسے بٹھا کر کھانا کھلایا، اس بارہ میں ام المؤمنین سے استفسار ہوا، فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے لائق برتاؤ کرو، دیکھو یہ تفرقہ برتن اور پتے کے فرق سے کہیں زائد ہے اور عالم و جاہل و سید و غیر سید کا امتیاز سائل و خوش لباس کے امتیاز سے کہیں بڑھ کر۔" (فتاوی رضویہ، ج 23، ص 718، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-7242

تاریخ اجراء: 15 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/04 جولائی 2023ء